سورة آل عمران

آیات ١٢٠ - ١١٦

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ط وَ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ط وَ
مَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً
مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ صلے ج
وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ
أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ج وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا صلے ق ج
وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا
بِهَا ط وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ ع

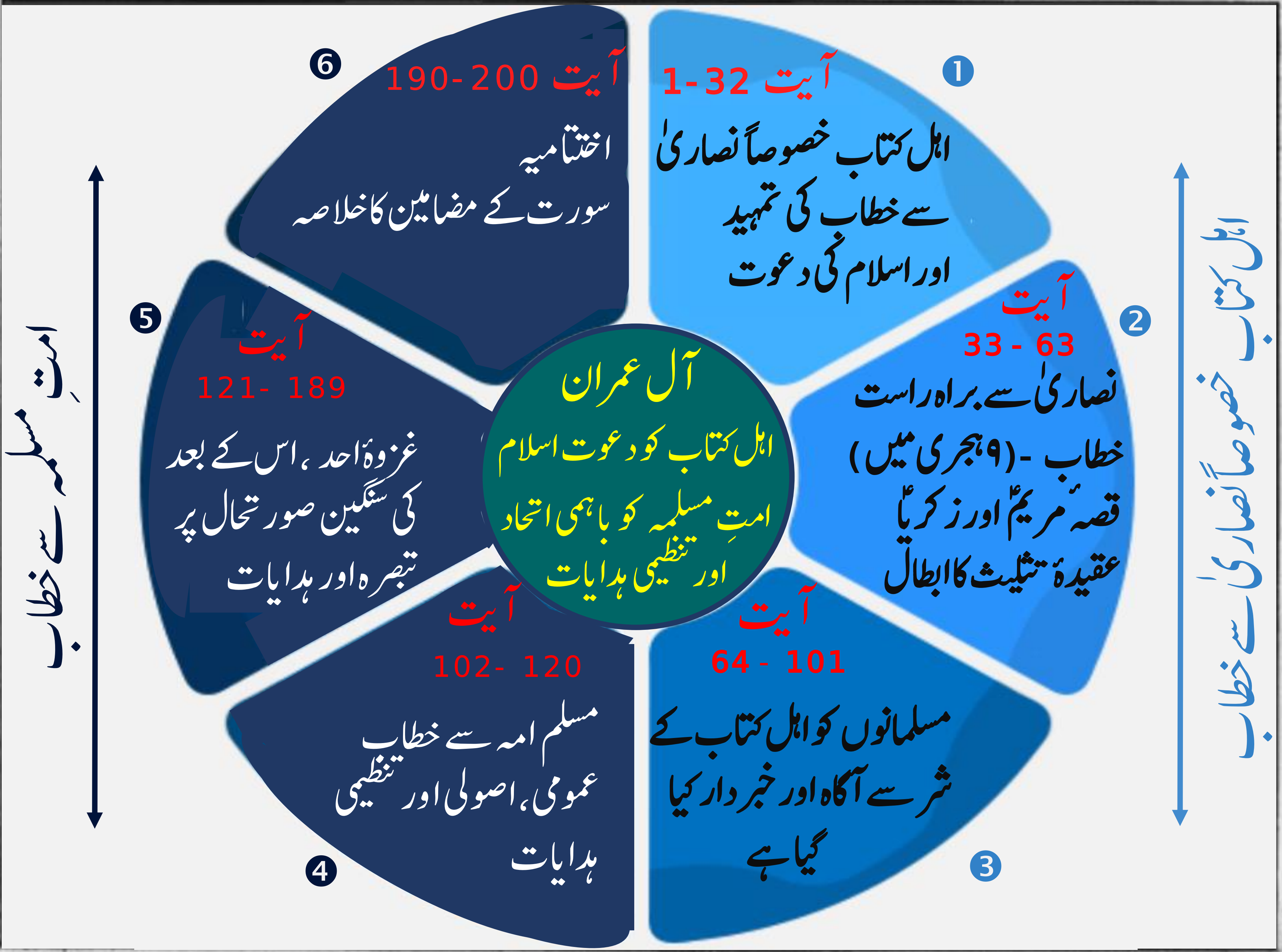
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا - بیشک جنھوں نے کفر کیا

لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ - ہرگز کام نہ آئیں گے ان کے (غ ن ي)

أَغْنَى يُغْنِي ، إغناءً - کفایت کرنا، کام آنا (IV) | (غنی، اغنیاء، غنا، استغناء)

أَمْوَالُهُمْ - ان کے مال

وَلَا أَوْلَادُهُم - اور نہ ان کی اولاد

مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا - اللہ سے (بچنے میں ذرا بھی)

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ - اور وہ لوگ آگ والے ہیں

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ - اس میں ہی ہمیشہ رہنے والے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا تو اللہ کے مقابلہ میں ان کو نہ ان کا مال کچھ کام دے گا نہ اولاد، وہ تو آگ میں جانے والے لوگ ہیں اور آگ ہی میں ہمیشہ رہیں گے

As for those who denied the Truth, neither their possessions nor their children will avail them against Allah. They are the people of the Fire, and therein they shall abide.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

یہود کا قومی تجزیہ

- اس آیت کریمہ (اور یہود کے متعلق قرآن کے دوسرے مقامات) میں غور کرنے پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے یہود کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے
- پہلا گروہ- یہود کا مذہبی طبقہ، اسلام دشمنی میں آگے آگے، آپؐ کی دعوت کو روکنا، مسلمانوں کو نقصان پہنچانا
- دوسرا گروہ- وہ گروہ جس کا ذکر گذشتہ آیات میں آ چکا، جن کی قرآن میں تعریف کی گئی- یہ ایمان لے آئے
- تیسرا گروہ- جس کا ذکر اب یہاں ہو رہا ہے، یہ بھی اسلام کے دشمن، لیکن ان کی زندگی کے معاملات دولت کے گرد گھومتے ہیں، یہ دولت کے پجاری ہیں — اولاد بھی اس لیے مانگتے ہیں کہ ان کی دولت کا وارث ہو
- قرآن کریم نے مجموعی طور پر پہلے اور تیسرے گروہ پر ذلت و مسکنت کی پھٹکار کا ذکر اور مستحقِ عذاب ٹھہرایا
- اس آخری گروہ کے بارے میں یہاں خصوصی طور پر فرمایا کہ ان کی دولت اور اولاد قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے انھیں بچا نہیں سکیں گی۔ یہ لوگ دوزخ میں پڑیں گے اور اس سے کبھی نکل نہ سکیں گے۔ وہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ کے رسولؐ، اور اس کے لائے ہوئے دین کو ماننے سے انکار کیا اور کفر و شرک سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں

وہ غیر مسلم جو رفاہ عامہ کے کاموں پر خطیر رقم خرچ کرتے ہیں!

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

وہ غیر مسلم جو رفاہ عامہ کے کاموں پر خطیر رقم خرچ کرتے ہیں!

- عَنْ عائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عنها قُلتُ: يا رَسولَ اللهِ، ابنُ جُدْعانَ كانَ في الجاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، ويُطْعِمُ المِسْكِينَ، فَهلْ ذاكَ نافِعُهُ؟ قالَ: لا يَنْفَعُهُ، إنَّه لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لي خَطِيئَتي يَومَ الدِّينِ. صحيح مسلم (٢١٤)
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ جاہلی دور کا ابن جدعان صلہ رحمی کیا کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا، کیا یہ (سماجی خدمت) اس کے لیے کوئی فائدہ مند ہوگی؟ حضور نے فرمایا: اس کے لیے یہ فائدہ مند نہ ہوگی، کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ اے اللہ روز جزا کو میری خطائیں معاف کرنا۔
- عبداللہ بن جدعان التمیمی قریش کا سردار اور نہایت سخی انسان تھا ، خاندان کے لحاظ سے یہ ابوبکر صدیقؓ کے والد کا چچا زاد بھائی تھا - رسول اللہ ﷺ کی نوجوانی کے دور میں قریش مکہ نے جو ایک مشہور معاہدہ "حلف الفضول" کیا تھا جس میں آپ ﷺ بھی شریک تھے وہ انہی کے مکان پہ ہوا تھا

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ ؕ

مَثَلُ مَا - اس کی مثال جو

يُنۡفِقُوۡنَ - وہ لوگ خرچ کرتے ہیں

فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - اس دنیوی زندگی میں

كَمَثَلِ رِيۡحٍ -ایک ایسی ہوا کی مثال کی مانند ہے

فِيۡهَا صِرٌّ -جس میں سردی ہے

اَصَابَتۡ - وہ آن لگی

رِيْح - (روح سے)، ہوا، حرکت کرنا

صَرَّ يَصِرُّ ، صَرًّا باندھنا، جم جانا

الصِّرَّةُ - ایسی سردی جس میں چیزیں سکڑ کر جم جاتی ہیں

صِرٌّ - ٹھنڈک، سردی، پالا، کُہر

زَمْهَرِيْر - سخت سردی (دن یا طبقے کا سخت سرد ہونا)

شِتَآء - سردی کا موسم

قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَاَہۡلَکَتۡہُ ؕ وَ مَا ظَلَمَہُمُ اللّٰہُ وَ لٰکِنۡ اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

حَرۡثَ قَوۡمٍ ۔ایک ایسی قوم کی کھیتی کو

حَرث ۔ کھیتی

ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ۔ جنھوں نے ظلم کیا اپنے آپ پر

فَاَہۡلَکَتۡہُ ۔ پھر اس نے ہلاک کیا اس کو

(ھ ل ك) هلَكَ يَهلِكُ ، هَلاَكًا ۔ ہلاک ہونا

أهلكَ يُهْلِكُ ، إهْلاَكًا ۔ ہلاک کرنا (IV)

وَ مَا ظَلَمَہُمُ اللّٰہُ ۔ اور ظلم نہیں کیا ان پر اللہ نے

وَ لٰکِنۡ ۔ اور لیکن (بلکہ)

اَنۡفُسَہُمۡ ۔ اپنے آپ پر (خود ہی)

یَظۡلِمُوۡنَ ۔ وہ ظلم کرتے ہیں

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ
قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

جو کچھ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کر رہے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور وہ اُن لوگوں کی کھیتی پر چلے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے برباد کر کے رکھ دے اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا در حقیقت یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں

The example of what they spend in the life of this world is like that of a wind accompanied with frost which smites the harvest of a people who wronged themselves, and lays it to waste. It is not Allah who wronged them; rather it is they who wrong themselves.

محمد اقبال

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ

ایمان سے محروم افراد کی خرچ کرنے کی مثال

- تمثیل میں :
- ہوا سے مراد - خیر و خیرات ، شدید ٹھنڈ سے مراد- صحیح ایمان کا فقدان اور کفر ہے
  کھیتی سے مراد- متاع ِحیات ہے
- جس طرح ہوا میں جو کھیتی کے لیے ایک مفید چیز ہے اگر پالا ہو تو وہ کھیتی کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے کیونکہ برفباری کھیتی کو تباہ کر دیتی ہے اسی طرح خیر خیرات ایک مفید چیز ہونے کے باوجود جب جذبہ ایمانی سے خالی ہوتی ہے اور کفر کا زہر اس میں موجود ہوتا ہے تو وہ اجر آخرت تباہ کرکے رکھ دیتی ہے۔
- کفر، انسان کو اپنے انفاق (کار خیر) کے ثمرات سے محروم کرنے کا موجب بنتا ہے۔
- اپنے انفاق کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی شرط ایمان ہے (اللہ کی حاکمیت، الوہیت و کبریائی کو تسلیم کرنا)
- یہاں انفاق کو دنیاوی زندگی سے مقید کیا گیا ہے یہ ایمان سے محروم لوگوں کی نیت کا بیان ہو سکتا ہے کہ انفاق سے ان کا مقصد صرف دنیاوی زندگی اور اس کے منافع حاصل کرنا ہے۔

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ دوسری وجوہات سے اعمال / خرچ کرنا

- **نام و نمود اور دکھاوے کے لیے خرچ** – مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۱۴/۱۸ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا تو ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ کا ڈھیر کہ آندھی کے دن ہوا اس کو لے اڑے جو کچھ انھوں نے اپنے اعمال کے ذریعے کمایا ہے اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔ یہی گمراہی کی حالت ہے جو بڑی ہی گہری گمراہی ہے
- **ایمان کے بغیر اعمال** – وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۲۴/۳۹ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے دشت بے آب کہ پیاسا اس کو پانی سمجھے ہوئے تھا۔ مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا بلکہ اس نے وہاں اللہ کو موجود پایا جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا۔ اور اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی
- **ایمان کے بغیر انفاق** – إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۸/۳۶ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں تو یہ لوگ آئندہ بھی اسی طرح خرچ کریں گے لیکن انجام کار ان کے لیے سراسر پچھتاوا ہوگا اور پھر بالآخر مغلوب کیے جائیں گے اور یاد رکھو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

بَطَنَ يَبْطُنُ ، بُطُونًا و بَطْنًا ۔
پوشیدہ رہنا، چھپ رہنا

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً - نہ تم بناؤ کوئی دلی رازدار

کسی چیز کے اندر کی جانب کو بطن
اور باہر کی جانب کو ظهر کہتے ہیں

بَطانَة ۔ ولی، دوستی، رازدار، بھیدی

مِّنْ دُوْنِكُمْ ۔ اپنوں کے سوا

أَلَا يَأْلُو ، أَلْوًا ۔ کسی کام
میں کوتاہی کرنا، دیر لگانا

(أ ل و)

لَا يَاْلُوْنَكُمْ - وہ کوتاہی نہیں کریں گے تم سے

خَبَلَ يَخْبُلُ ، خَبْلًا۔ خراب کرنا

خَبَالًا۔خرابی (پہنچانے) کے لحاظ سے

خبل۔ ایسی خرابی جو کسی کو پہنچنے پر اسے اضطراب، بے چینی میں مبتلا کر دے

عَنِتَ يَعنَتُ ، عَنَتًا
مشکل میں پڑنا

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ۔وہ پسند کرتے ہیں جو تمہیں تکلیف دے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

قَدْ بَدَتِ - ظاہر ہوچکی ہے

(ب د و) بدَأَ يَبْدُو ، بَدْواً ظاہر ہونا

الْبَغْضَآءُ - دشمنی

بُغْضٌ کی جمع- دشمنی، بیزاری، کینہ، بُغض

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ - ان کے مونہوں سے

أَفْوَاه (جمع) - فَمٌ (واحد) بمعنی مُنہ- اصل میں فَوْهٌ تھا، ہ کو گراکر واؤ کو میم سے بدل دیا گیا

وَمَا تُخْفِيْ - اور وہ جو چھپاتے ہیں

صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ - ان کے سینے زیادہ بڑا ہے

قَدْ بَيَّنَّا - ہم نے کھول کر واضح کر دیا

لَكُمُ الْاٰيٰتِ - تمہارے لیے آیات کو

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ - اگر تم لوگ عقل سے کام لیتے ہو

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں نہیں چوکتے تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو ان سے تعلق رکھنے میں احتیاط برتو گے)

Believers! Do not take for intimate friends those who are not of your kind. They spare no effort to injure you. Indeed they love all that distresses you. Their hatred is clearly manifest in what they say, and what their breasts conceal is even greater. Now We have made Our messages clear to you, if only you can understand (the danger of their intimacy).

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ‌ ۚ

اپنے (ایمان والوں کے) سوا غیروں کو محرمِ راز بنانا

- مسلمانوں کو ملت اسلامیہ کے باہر افراد کو اپنا دلی راز دار اور معتمد نہ بنانے کا حکم
- "من دونکم" سے ظاہر ہے کہ یہ ہدایت مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کو چھوڑ کر کفر کے ساتھ تعلقات رکھنے کے بارے میں ہے ۔ آیت کا مقصد عام معاشی و مجلسی تعلقات سے روکنا نہیں ہے
- جب اوس اور خزرج کے قبیلے مسلمان ہوگئے تو بھی وہ یہود کے ساتھ پرانے تعلقات نباہ رہے تھے لیکن یہود کی سازشوں اور ان کی اسلام سے شدید دشمنی کی بنا پر مفادات کے اس ٹکراؤ سے روک دیا گیا
- مسلمانوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ تمہارے اندر شر اور بگاڑ پیدا کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے بلکہ تمہارے اندر شر فساد کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش خرچ کردیں گے
- اس طرح ان کو محرم راز بنانا، اسلامی اجتماعیت کے مفادات کو شدید خطرے میں ڈالنا ہے
- ایمان والوں کو یہ ایک دائمی نصیحت و ہدایت ہے کہ وہ اپنے ہم عقیدہ بھائیوں کو چھوڑ کر ان لوگوں کے ساتھ قربت و مودت کے تعلقات نہ رکھیں جو انہیں یا ان کے دین کو زک پہنچانے سے نہیں رکتے
- اس الٰہی اور قرآنی ہدایت سے مسلمانوں کا انحراف اور اس کے نتائج........

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ

غیر مسلموں کی ساتھ یہاں کس تعلق سے منع کیا گیا ہے؟

- ایسا تعلق جو مسلمانوں کے خلاف ہو یا مسلمانوں کو نظر انداز کرکے قائم کیا جائے، جس تعلق میں مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچتا ہو یا مسلمانوں میں عقیدے کے تحفظ میں دراڑیں پڑنے کا اندیشہ ہو۔ایسی تمام صورتوں میں مسلمانوں کو غیر مسلموں سے تعلقات قائم کرنے سے منع فرمایا گیا

تعلقات کی نوعیت کے اعتبار سے تعلقات کی چار صورتیں ممکن ہیں

1. **موالاۃ کا تعلق** : یہ قلبی اور محبت کا تعلق ہے دو شخصوں یا دو قوموں کے درمیان ایسے تعلق کا قائم ہوجانا جو حمیت اور حمایت کے جذبے کی صورت اختیار کرلے اور دونوں ایک دوسرے کی نگہبانی اور پاسبانی کا عہد کرلیں (یہ موالات ہے) یہ قلبی رشتہ صرف مسلمانوں کے درمیان ہونا چاہیے، غیر مسلموں کے ساتھ اس کی اجازت نہیں
2. **مواساۃ کا تعلق** : یہ ہمدردی، خیر خواہی اور نفع رسانی کا تعلق ہے - غیر مسلموں کے ساتھ دین اور عقیدے کے اختلاف کے باوجود انسانی رشتہ رکھنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے کسی ناگہانی آفت (natural disasters) میں اُن کی مدد کرنا (بشرطیکہ وہ مسلمانوں سے حالتِ جنگ میں نہ ہوں)

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ

3. **مدارت کا تعلق**: یہ ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کا تعلق ہے اس کی بھی غیر مسلموں کے ساتھ اجازت ہے بلکہ دو مواقع پر یہ ضروری (ا) وہ غیر مسلم گروہ یا ملک جو مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں یا وہاں اسلام کی دعوت و تبلیغ سے قبولیتِ اسلام کے مواقع ہوں (۲) کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا مہمان ہو تو اس کا اکرام اور اس کے ساتھ دوستانہ برتاؤ ضروری

4. **معاملات کا تعلق**: تمام ممالک کو اپنے اقتصادی حالات کی بہتری اور ملکی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دوسرے ممالک سے تجارتی تعلقات رکھنے پڑتے ہیں۔ صنعت و حرفت کا تبادلہ، ایک دوسرے سے اجرت اور ملازمت کے معاہدے، تجارتی ترجیحات وغیرہ، ایسے معاملات غیر مسلموں کے ساتھ رکھنے کی مسلمانوں کو آزادی دی گئی ہے

- مسلمان، غیر مسلموں سے موالات کے تعلق کے سوا باقی تعلقات رکھ سکتے ہیں (ماسوا حربی کافروں کے)
- **حربی کافر**: وہ کافر جن کے ساتھ مسلمان حالت جنگ میں ہوں۔ آجکل حالت جنگ کی دو قسمیں
- (ا) باقاعدہ جنگ کی صورت (۲) باقاعدہ جنگ کی صورت نہ ہو لیکن موقع ملنے پر نقصان پہنچانے کے درپے ہوں، فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، جاسوسی کی فعال سرگرمیاں وغیرہ- ایسے ملک کے ساتھ مذاکرات کے علاوہ کوئی دوسرا تعلق قائم نہیں کیا جاسکتا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا۟ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ

غیر مسلموں سے قلبی موالات کے تعلقات کی ممانعت

- غیر مسلموں سے اسلام نے بھلائی کرنے، ہمدردی و خیر خواہی، نفع رسانی، مدارت، خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کی اجازت دی ہے (اگر غیر مسلم حربی نہ ہو)
- لیکن ان تعلقات کی اجازت نہیں دی ہے جو اسلامی اجتماعیت اور مسلمانوں کے مجموعی مفاد کی قیمت پر ہوں یا دین اور اس کی اساسات کو نقصان پہنچانے والے ہوں
- لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ... ۳/۲۸ - مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہر گز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں
- أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ ۵/۵۱ - اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر ان ہی میں ہے
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ ۶۰/۱ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو؛ حالاں کہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے، اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں

هَآاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ

هَآاَنْتُمْ اُولَآءِ - سنو! تم وہ لوگ

هٰا - حرفِ تنبیہ، (خبردار، سنو)

اُولَآءِ - اسم اشارہ جمع قریب، (وہ لوگ ہو)

تُحِبُّوْنَهُمْ - تم محبت کرتے ہو ان سے

وَ لَا يُحِبُّوْنَكُمْ - اور وہ لوگ محبت نہیں کرتے تم سے

وَ تُؤْمِنُوْنَ - حالانکہ تم لوگ ایمان رکھتے ہو

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ - تمام (آسمانی) کتابوں پر

وَ اِذَا لَقُوْكُمْ - اور جب بھی وہ سامنے آتے ہیں تمہارے (ل ق ي)

لَقِيَ يَلْقَى ، لِقاءً - سامنے آکر پالینا (ملنا)، ملاقات کرنا

قَالُوْٓا اٰمَنَّا - تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

وَاِذَا خَلَوْا - اور جب کبھی وہ تنہا ہوتے ہیں

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ - تو چباتے ہیں تم پر

(وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ)

عَضَّ يَعُضُّ ، عَضًّا - دانت پیسنا، ہاتھ کاٹنا، کسی چیز کو دانت سے چبانا

الْاَنَامِلَ - انگلیاں

أَنْمِلَةٌ - کی جمع أنامِل

أَنْمِلَةٌ (انگلیاں)، نَمَلَةٌ (چیونٹی)، نمال/نمام (چغل خور) - سب کا مادہ ایک ہی ہے (ن م ل)

مِنَ الْغَيْظِ - شدید غصے سے

قُلْ مُوْتُوْا - کہو تم لوگ مرو

أنَامِل: انگلیوں کے ناخن والے پور (سرا)
أصَابِع: انگلیوں کا بالائی حصہ اور ان کے اطراف

بِغَيْظِكُمْ - اپنے غیظ کے سبب سے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ - یقیناً اللہ جاننے والا ہے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ - سینوں والی (باتوں) کو

صدور - صدر کی جمع - سینہ

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا
اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾

تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتب آسمانی
کو مانتے ہو جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے بھی (تمہارے رسول اور
تمہاری کتاب کو) مان لیا ہے، مگر جب جدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غیظ
وغضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنی انگلیاں چبانے لگتے ہیں ان سے کہہ دو کہ اپنے
غصہ میں آپ جل مرو اللہ دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے

Lo! It is you who love them but they do not love you even though you believe in the whole of the (heavenly) Book. *93 When they meet you they say: 'We believe', but when they are by themselves they bite their fingers in rage at you. Say: 'Perish in your rage.' Allah knows even what lies hidden in their breasts.

هَاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۗ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ

مسلمانوں کی سادگی اور یہود کی عیاری

- حرف تنبیہ کے ساتھ مسلمانوں کو تنبیہ اور انہیں موکد انداز میں بتایا جارہا ہے کہ جس طرح ان کی دشمنی میں کوئی ابہام نہیں۔ اسی طرح تمہاری سادگی میں بھی کوئی کلام نہیں
- ان کی بات بات سے دشمنی جھلکتی ہے اور ان کی کوئی بات ایسی نہیں جس سے ان کی دوستی پر دلیل لائی جاسکے۔ لیکن تمہاری سادگی کا کیا کہنا کہ تم اس کے باوجود ان سے دوستی کا دم بھرتے ہو
- تمہیں ان سے شکایت ہونی چاہیئے کہ تم قرآن کے ساتھ توراۃ کو بھی مانتے ہو اس لیے ان کو تم سے شکایت ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی
- وہ تمہارے روبرو تو ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن جب وہ تم سے الگ ہوتے ہیں تو مارے حسد کے انگلیاں چباتے ہیں۔ تمہاری ترقی اور اسلام کی روزافزوں کامیابی ان کے لیے سوہان روح بنی ہوئی ہے۔
- مومنین کا کافروں کی سازشوں کے بارے میں غافل ہونا، ان سے دھوکا کھا کر ان کے ساتھ انتہائی محبت کرنے کی وجہ بنتا ہے۔اس آیت میں مسلمانوں کے ان پاکیزہ انسانی احساسات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں دشمنوں کی خطرناک چالوں سے محتاط اور چوکنا رہنے کی تنبیہ کی گئی ہے

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا

اِنْ تَمْسَسْكُمْ - اور اگر پہنچتی ہے تم کو

حَسَنَةٌ - کوئی بھلائی

تَسُؤْهُمْ - تو وہ بری لگتی ہے ان کو

وَاِنْ تُصِبْكُمْ - اور اگر آن لگتی ہے تم کو

سَيِّئَةٌ - کوئی برائی

يَّفْرَحُوْا بِهَا - تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اس پر

وَاِنْ تَصْبِرُوْا - اور اگر تم ثابت قدم رہو

وَتَتَّقُوْا - اور تقویٰ اختیار کرو

مَسًّا - چھونا، زخم لگنا، آ لگنا (جب آ پہنچنے یا آ لگنے کے معنی میں ہو تو اچھے یا برے دونوں معنی میں استعمال ہو سکتا ہے

إصَابة: آ لگنا، آ پہنچنا (کسی تکلیف مصیبت وغیرہ کا (عموماً برے مفہوم میں)

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾

لَا يَضُرُّكُمْ - تو نقصان نہیں دے گی تم کو

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا - ان کی چالبازی

كَادَ يَكِيدُ ، كَيْدًا - خفیہ تدبیر کرنا، چالبازی کرنا

كَيْدٌ - خفیہ تدبیر، چالبازی

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اس کا جو یہ لوگ کرتے ہیں

مُحِيْطٌ - احاطہ کرنے والا ہے

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن
تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ ع

تمہارا بھلا ہوتا ہے تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے، اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ خوش ہوتے ہیں مگر ان کی کوئی تدبیر تمہارے خلاف کارگر نہیں ہوسکتی بشرطیکہ تم صبر سے کام لو اور اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اُس پر حاوی ہے

If anything good happens to you they are grieved; if any misfortune befalls you they rejoice at it. But if you remain steadfast and mindful of Allah their designs will not cause you harm. Allah surely encompasses all that they do.

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ

یہود سے ہوشیار رہنے کی ہدایت

- مسلمانوں کو خبر دار کیا گیا ہے کہ جس بد بخت قوم سے تمہیں واسطہ ہے ان سے تمہاری تھوڑی سی خیر خوشی بھی برداشت نہیں ہوتی اور تمہیں کوئی نقصان پہنچے یا ناگوار حادثے پر وہ بہت خوش ہوتے ہیں
- مسلمانوں پر ان کے عناد اور بغض کو واضح کیا گیا کہ اپنے دشمنوں کو جان کر جیو، ان کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور ان کے اقدام (moves) پہ نظر رکھو کہ وہ تمہیں کب اور کیسے نقصان پہنچا سکتے ہیں؟
- ایک منظّم اسلامی اجتماعیت کا تصور، جس میں اس اجتماعیت کے افراد کے مفادات کا تحفظ، اس اجتماعیت کے عقیدے و نظریے کا تحفظ، ان کی جغرافیائی و نظریاتی حدود کا تحفظ شامل ہے
- آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ اللہ تعالیٰ کی اس منشا کا پر تو لیے ہوئے:

آپ ﷺ، اسلام کے دشمنوں سے خوب باخبر رہتے اور ان پر گہری نظر رکھتے مدینہ میں آپ کو ۲۱ مختلف قبیلوں سے معاملہ کرنا پڑا اور آپؐ سب کے متعلق انتہائی باخبر رہتے کہ کون کیا سوچ رہا ہے؟ اور ان پیشگی معلومات کی بنا پر آپؐ ان معاملہ کرنے میں قریشِ مکہ سے ہمیشہ سبقت رکھتے۔

اس جہت میں جب بین الاقوامی جہت (روم) کا اضافہ ہوا تو آپؐ ان کے حالات سے بھی انتہائی باخبر رہتے

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا ؕ

- آپ ﷺ کا یہ پیشگی اطلاعاتی نظام صرف دفاعی معلومات تک محدود نہ تھا بلکہ یہ ہمہ جہتی تھا جس میں معاشی اور معاشرتی جہات بھی شامل تھیں

قریش کی تجارتی شاہراہ کی ناکہ بندی، مدینہ میں معاشی کاروباری کھاتوں میں یہود کی گڑبڑ (جو عبرانی زبان میں لکھت کی وجہ سے کرتے تھے) ۔آپ ﷺ کا اس کی پیش بندی اور تدارک کرنا

- یہاں مسلمانوں کو دشمنان دین اور خصوصاً یہود کی ریشہ دانیوں اور دشمنی سے بچنے کا ایک مجرب نسخہ تجویز کیا گیا ہے اور وہ ہے اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے دشمنوں کی کوئی تدبیر، کوئی منصوبہ اور کوئی چال تمہیں نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی
- صبر کا معنی ہے، اڑ جانا، ثابت قدم رہنا، رک جانا، مضبوطی سے اپنے موقف پر قائم رہنا اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرنا
- اللہ کے احکام پر پوری توانائی کے ساتھ عمل کرنا، اس کے راستے میں چلنے پر آنے والی مشکلات و مصائب پر عزم و استقلال کے ساتھ ڈٹے رہنا، ہر دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا، ہر محرومی کو اللہ کی جانب سے آزمائش سمجھنا، لوگوں کے سارے اکساووں اور بہلاووں کے باوجود اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا اور آخرت میں اللہ کے انعامات کا یقین رکھنا یہ وہ طرز زندگی ہے جس پر اللہ نے کامیابی کی ضمانت دی ہے

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ

- تقویٰ۔کے لغوی معنی تو بچنا، پرہیز کرنا اور لحاظ کرنا، (یہ ہر لمحے اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس کا نام ہے) علامہ محمد اسد نے اس کا ترجمہ Perpetual consciousness of Allah کیا ہے
- اصطلاح شریعت میں دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ حاضر و ناظر ہونے کا یقین پیدا کر کے دل میں خیر و شر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کر دیتی ہے
- انسانی زندگی کا سفر افراط و تفریط، خواہشات اور میلانات نفس، وساوس اور ترغیبات کی گمراہیوں اور نافرمانیوں کی خاردار جھاڑیوں سے بھرا ہوا ہے اس راستے پر کانٹوں سے اپنا دامن بچاتے ہوئے چلنا، اطاعت حق کی راہ سے ہٹ کر بداندیشی و بدکرداری اور شکوک و شبہات کی جھاڑیوں میں نہ اُلجھنا ہی تقویٰ ہے
- صبر کے ساتھ جب تقویٰ کی قوت بھی شامل ہو جائے تو ایک ایسا مضبوط کردار مومن کے اندر جنم لیتا ہے جس کے مقابلے میں کفر اور اس کی پیدا کردہ مشکلات خس و خاشاک سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔
- اسی بات کو اس آیتِ کریمہ کے آخر میں بیان کیا گیا ہے
- یہ ایک اتنی بڑی حقیقت ہے کی قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر مسلمانوں کو یہ بات ذہن نشین کرائی گئی
- بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔ ۳/۱۲۵
- وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔ ۳/۱۸۶ اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ ۔ ۳/۲۰۰